

جیسا ہے یہ اپنا خاص کام خفیہ طریقوں سے کرتی ہے۔ اہل مغرب اور اسرائیل کے سامنے اس کا قارورہ خاص طور پر ہمیشہ ظاہر ہے۔ روس میں اس گروہ نے جاسوسی کی ہے۔ پھر عالم اسلام میں نہایت نازک مراحل میں انہوں نے ریشہ دوانیاں کی ہیں۔ افغانستان، شام، ترکی، انڈونیشیا اور افریقہ کے مسلم ممالک میں یہ لوگ کارِ خاص کرتے رہے ہیں۔ حبشہ میں ان کے ڈاکٹر جاسوسی پر مامور رہے۔ ان کے اکابر کے بعض سفر اور خفیہ ملاقاتیں، ان کے تدارک بیانات اور اعلانات اور ان کی موجودہ حالات کے متعلق پیش گوئیاں پھر ربوہ میں قادیانی حکمرانی کا تجربہ، اختلاف یا سرتابی کرنے والوں کو بدنی و مالی سزاؤں کے علاوہ سوشل مقاطعہ سے لے کر قتل تک کی کارروائیاں۔

خود پاکستان میں یہ گروہ غیر مسلم قراپانے کے بعد اپنے ڈنگ میں مزید زہر بھرا ہے۔ بعض سائنسی، نشری، تعلیمی، صحافتی اور انتظامی دائروں میں اچھے عہدوں پر اس کے افراد موجود ہیں وہ آج بھی ذہن میں قادیانی حکومت کا منصوبہ لیے ہوئے ربوہ سے رہنمائی لیتے رہتے ہیں۔ بلکہ ان دنوں تو شاید ان کا اصل اڈا ہی ربوہ کے بجائے اسلام آباد میں منتقل ہو گیا ہے۔ اب ان کو ایک اور راستہ مل گیا ہے۔ عہدہ دار قادیانیوں سے پوچھیے تو وہ انکار کر دیں گے کہ ہم قادیانی نہیں ہیں تائب ہو چکے ہیں۔ ویسے اندر خانے جماعت کے مرشد مرزا صاحب پر اعتقاد بھی برقرار ہے۔ ربوہ سے تعلق بھی قائم ہے۔ قادیانی قادیانی کی دوستی بھی جوئی کی کڑوں ہے اور خفیہ خفیہ لٹریچر بھی حاصل کر لیتے ہیں تاکہ ایمان تازہ رہے۔

حال ہی میں عبدالسلام صاحب کو آدھا سائنسی اعزاز ملا تو دفاعی سطح سے لے کر ضلعی سطحوں تک عجیب تیرکی تقریبوں کا سلسلہ شروع ہوا تو نہ صرف الفضل میں ان کے پیرو مرشد نے عبدالسلام کی تعریف کی، بلکہ ملک بھر کے قادیانی یکایک ابھر کر اُدھر آگئے۔

ہم اگر پیشگوئی کا اذن رکھتے تو بتا دیتے کہ امریکہ وغیرہ کی اس وقت آرزو یہ ہے کہ عبدالسلام صاحب ہمارے اہم سائنسی منصوبوں، خصوصاً جوہری توانائی کے اداروں میں اونچی مندرجہ سال کے بیٹھیں، جہاں پہلے بھی ایک اہم شخصیت موجود ہے۔ خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے ویلانے دو۔

ہم تو میدھے سے عقیدے کے لوگ ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ اس گروہ کا ہمارے ہاں حاصل کردہ نفع و نہ جانے کتنی بڑی نعمتیں ہمارے اوپر طاری کر دے گا۔ اور وہ بھی ایسی نازک گھڑی ہیں! قادیانی اگر حدود میں رہیں تو اچھا ہے، ورنہ یہاں کے عوام کو آپ نے ۵۳ مارچ ۱۹۷۳ء میں دیکھ